بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سولھویں تراویح

انیسویں پارہ کے ثلث سے
بیسواں پارہ اختتام تک تلاوت

سورہ نمل کا سلسلہ قائم ہے اس سورت کا موضوع رسالت و نبوت و توحید اور قانون سزا وجزا ہے۔ طٰس سے ابتدا ہو چکی ہے۔ موسیٰ کے حالات کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت اور بادشاہت کا حال سنایا گیا اللہ کا ان پر بڑا کرم ہوا کہ دنیا کی ساری نعمتیں ان کو عطا کیں اور حکومت میں سلطنت کا وارث بھی سلیمان جیسا بیٹا بنا کر اسکو نبوت حکومت دونوں کی وراثت دی۔ یہ بنی اسرائیل والوں کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ سلیمان اور داؤد نے اس فضیلت کا اقرار کیا اللہ کا شکر ادا کئے رہے اللہ نے داؤد کو لوہے کی صنعت گری سکھائی بہت بڑی فوج کا اسلحہ خانہ اسلحہ سازی داؤد نے کی اللہ کی یاد میں زندگی بسر کی حکومت بادشاہت نبوت سب کچھ تھا لیکن حکم تھا کہ مملکت کے خزانے سے کچھال دولت کھانے پینے کا گھر کا خرچ نہیں ہوگا۔ اپنی محنت کی روزی روزانہ مشقت زرہ سازی کرتے اسکو بازار میں فروخت کرواتے اس کی اجرت سے اپنی روٹی اپنے بچوں کا رزق حاصل کرتے اور کھاتے خدا کا شکر بجا لاتے عبادت بندگی ذکر اذکار کرتے۔ ان کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی خدا کی مناجات کرتے دریا تھم جاتے تھے جب داؤد اپنی مناجات ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے۔ داؤد کو حکم تھا کہ لوگوں کے مقدمے انصاف سے فیصلہ کریں ناانصافی کسی کی نہ ہوگی۔ ان کے بعد سلیمان ان کے جانشین ہوئے اسی نعمت کو اللہ نے اور بڑھا دیا۔ اگر مومن خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہیگا اللہ اس میں اضافہ مزید کرتا رہیگا۔ سلیمان بہت زیادہ شکر ادا کرنیوالے تھے اسلئے اللہ نے انہیں ان کے باپ داؤد سے بھی زیادہ دیا شیطانوں جنات، دیوؤں کو ان کے تابع حکم کیا وہ علم سکھایا کہ دنیا کے عفریت ان کے تابع تھے ان کی سزا سے ڈرتے تھے۔ ہواؤں کو حکم دیا کہ سلیمان کے تابع فرمان رہیں۔ پرندوں، جانوروں، چیونٹی کی زبان کا علم سکھایا۔ سلیمان کے پاس فوجی سازوسامان اسلحہ کے ذخیرے تھے جنگی گھوڑے اونٹ اور بڑی فوجی قوت طاقت کی فوج موجود تھی۔ جب سلیمان کا لشکر جرار مکہ کی

وادی سے گزر رہا تھا تو چیونٹی کی لامبی قطار ادھر سے گزر رہی تھی۔ سلیمان کے لشکر کو آتا دیکھا تو چیونٹیوں کو ایک چیونٹی نے کہا کہ ادھر ادھر اپنی بل میں گھس جاؤ سلیمان کا لشکر گزر رہا ہے۔ پاؤں تلے روندے گا۔ سلیمان نے چیونٹی کی بات سنی اور ہنس کر خدا کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے چیونٹی کو عقل و ذہانت کس بلا کی دی کہ وہ اپنی حفاظت اپنی قوم کی حفاظت کی نگہبان بنی۔ ہدہد پرندے نے آ کر ملکِ یمن صبا کی ملکہ بلقیس کا حال سنایا تھا۔ سلیمان جیسا جلیل القدر پیغمبر حکومت دولت سب کچھ موجود مگر اجازت نہیں کہ ملکی اخراجات سے کوئی خرچ اپنی ذات کے لیئے خرچ کیا جائے سلیمان بھی داؤد کیطرح اپنے ہاتھ سے ٹوپیاں بانات کے بنتے محنت مشقت کر کے اسکو بازار میں فروخت کرواتے اس سے اپنی روزی کا انتظام کرتے اکل حلال اور کسب طیب کی پابندی پیغمبروں پر لازم تھی۔ سلیمان کے قصے کے بعد عاد و ثمود صالح و شعیب کے قصے بیان ہوئے۔ ان کی ہلاکتوں کا حال قرآن نے سنایا۔ قوم لوط کا واقعہ عبرت ناک ہے۔ لوطؑ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے۔ ان کی بیوی ان کی تبلیغ سے متاثر نہیں تھی وہ کفر و شرک بدکار قوم کی مددگار اور ساتھی تھی۔ اللہ نے اپنے پیغمبر لوط کو ان کے ساتھ ایمان لانیوالوں کو ان کے اہل خانہ کی لڑکیوں کو بچا لیا ان کی نافرمان بیوی کو ہلاکت میں ڈالا۔ اس سورت کے بعد بیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ یہاں رسالت کے بعد توحید کا ذکر ہو رہا ہے۔ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کی عبادت میں دلچسپی رکھتے ہیں جو ان کے کسی کام نہیں آتے ان کے پاس نہ کوئی معقول دلیل اور ثبوت ہے ان کے شرک اور کفر کے کام کی اور نہ ان کی عقل فہم ان کو اس غلط حرکت سے باز رکھتی ہے۔ دنیا کی سیر کرو دیکھو تو ایسی بہت سی قومیں ہر زمانہ ہر ملک میں ملیں گی۔ جو خدا کی سرکش اور نافرمان رہی ہیں۔ قیامت کا خوف ڈر کسی کو نہیں بلکہ الٹا قیامت کو پوچھتے ہیں کہ کب آئیگی۔ اللہ ان کافروں اور مشرکوں کو خوب جانتا ہے اس کے پاس سب کا حال پہلے سے کتاب لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

اس کے بعد قرآن کی 28ویں سورت القصص شروع ہوتی ہے طسم سے شروع ہوتی ہے اس میں بھی انبیاء علیہم السلام کے حالات و واقعات بیان ہو رہے ہیں۔ موسیٰ و ہارون کا فرعون سے مکالمہ اکثر سورتوں کی طرح یہاں بھی بیان ہو رہا ہے۔ موسیٰ کے بچپن اور پیدائش کے حالات ذرا تفصیل سے بیان ہوئے ہیں دکھایا گیا کہ دشمن دین کے گھر موسیٰ کی پرورش خدا کی قدرت اور مصلحت منشا تھی۔ فرعون کی بیوی کا موسیٰ کی ماں بن کر اس سے احسان کا برتاؤ کرنا اور اس کو مخفی طور پر دین موسوی پر ایمان دار بنانا خدا کی مصلحت و قدرت کا بیان ہے۔ اللہ جو

چاہتا ہے جب چاہتا ہے وہ کرتا ہے اس کی خالقیت، ربوبیت کا نظام ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔
موسیٰ فرعون کے محل سے نکل کر مدین کے شہر کیطرف آتے ہیں۔ وہاں دو نوجوان لڑکیوں
سے اچانک ملاقات ہوتی ہے۔ موسیٰ ان کی مدد کرتے ہیں احسان کا بدلہ احسان نیکی سے اُن کو دیا
جاتا ہے۔ حضرت شعیبؑ کو اللہ حکم دیتا ہے کہ موسیٰ نوجوان تمہارے گھر آئے ہیں ان کو
ایک بیٹی بیاہ دو۔ یہ خدا کی مصلحت اور مشیت ہے۔ شعیبؑ کی پیغمبری والا عصا جوانُ کے زیر
استعمال تھا۔ اب بیکار دھرا رکھا ہوا ہے وہ موسیٰ کی امانت نبوت تھا۔ جب موسیٰ نے دس برس
شعیب کے گھر بکریاں چراتے ہوئے مکمل کئے تو شعیب کی اجازت سے اپنی بیوی سارہ کو لے
کر گھر سے نکلے مصر کیطرف شعیب نے اپنے ہاتھ کا عصائے نبوت موسیٰ کو بطور تحفہ دیا کہ یہ تمہاری
امانت میرے گھر تھی اسکو ساتھ لیجاؤ۔ دورانِ سفر میں ایک لڑکی دوسری عصائے موسیٰ کو راستے میں
آگ کا شعلہ دکھائی دیا۔ وہ خدا کی طلب اور یاد تھی خدا نے روشنی دیکر انہیں کوہِ طور پر بلایا تھا اور
ان کو نبوت عطا کی شعیب کا عصا اب موسیٰ کا عصاء بن چکا تھا۔ پیغمبروں کی نشانی خدا کی نشانی
بن گئی عصاء کو زمین پر ڈالا تو اژدھا بن گیا۔ یہ معجزے لے کر موسیٰ فرعون کے دربار میں جاتے
ہیں فرعون و موسیٰ کا مکالمہ حالِ احوال کے نتیجے میں فرعون غرقِ دریا ہوا۔ بنی اسرائیل کو موسیٰ
نے نجات دلا کر ان کے ملک فلسطین واپس پہنچا دیا۔ موسیٰ بنی اسرائیل کے آخری دور میں آئے
تھے ان کے بعد عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوئے اور ان کے بعد حضورؐ صلعم کا زمانہ چھٹی صدی عیسوی
کا دور شروع ہوتا ہے۔ حضور صلعم سے کفارِ مکہ معجزات طلب کر رہے تھے۔ یہودیوں نے انہیں
اکسایا تھا کہ اللہ کے پیغمبر کبھی کسی معجزات کے بغیر نہیں آتے۔ وہ بھی معجزے طلب کرتے
تھے۔ حضور صلعم بھی چاہتے تھے کہ کوئی معجزہ ان کو عطا کیا جائے اللہ نہیں چاہتا کہ اب معجزات
دیئے جائیں۔ قرآن سب سے بڑا معجزہ تھا جو اُن کو دیا گیا اس کے علاوہ کوئی دوسرا معجزہ نہیں دیا
جائیگا۔ ہدایت نصیحت قبول کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ صرف وہی لوگ ہدایت
نصیحت قبول کرتے ہیں جو دل کے نرم شفیق اللہ کا خوف رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے
ذہن شک شبہ سے دور رہتے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دے نصیحت سنائے اس سورت
میں قارون کا واقعہ قرآن نے سنایا کہ اللہ نے اسکو بہت مال دولت عطا کیا تھا اس کے خزانوں کی
کنجیاں چالیس اونٹوں پر لاد کر رکھی جاتی تھیں۔ لوگ اسکی دولت حشمت، ثروت کی تمنا آرزو،
حسرت کرتے تھے کہ انہیں بھی اتنی کثیر دولت مل جاتی۔

اللہ نے قارون کو اور اس کے خزانوں کو زمین میں دھنسا دیا۔ اس کی موت عبرت ناک

ہوئی جو لوگ کل تک قارون کی دولت کی حرص و آرزو کرتے تھے اس کی موت کو دیکھ کر تائب ہوئے اللہ کا خوف دل میں کر کے کہنے لگے ہمیں ایسی دولت اور ایسی موت نہیں چاہیئے۔ جس کا انجام حسرت ناک ہو۔ خدا کے پاس سب کو جانا ہے۔ اپنا اپنا حساب و کتاب کا فیصلہ کرانا ہے۔ لوگ دنیا کی دولت ثروت میں خدا کو بھول جاتے ہیں اور کفرانِ نعمت کرتے ہیں اسکی عبرت ناک سزا اٹھاتا ہے۔

اس سورت کے بعد قرآن کی 29 ویں سورت العنکبوت آتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ نے انہیں یوں ہی پیدا کر دیا ہے۔ وہ بے ناتھی کے بیل کی طرح دندناتے پھریں جو چاہیں تباہی بربادی پھیلائیں جو ظلم زیادتی فتنہ و فساد دل چاہا کرتے رہیں ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی گمراہی اور بھول ہے۔ اسکی بڑی سخت سزا ان کو ملنے والی ہے۔ انسان اور جنات اللہ کی دو بڑی مخلوقات ہیں جنہیں اللہ نے ایک خاص مقصد سے پیدا کیا۔ جنات سب سے پہلے پیدا کئے گئے اور بعد میں انسان کی تخلیق ہوئی شیطان جنات میں سے ایک تھا۔ دونوں کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت بندگی نماز زکوٰۃ صالح متقی کی زندگی کا قیام ہے۔ انسان تو جنات سے بھی زیادہ افضل خلیفۃ الارض کے درجے پر رکھا گیا۔ نیابتِ الٰہی کا کام اس کے ذمے ہے۔ اللہ نے مومنوں کی آزمائش اور امتحان کا ذکر کیا ہے۔ لوگوں کو ہر حال میں آزمایا جائیگا۔ مومنوں کو کچھ زیادہ سخت امتحان سے گزرنا ہوتا ہے ان کے ایمان اور یقین کی آزمائش ان کے درجوں کے اعتبار سے ہوتی رہتی ہے۔ جس مومن کو اللہ سے ملاقات کی اللہ کی خوشنودی کی زیادہ طلب ہوگی وہ اس قدر سخت امتحان سے گزارا جائیگا اور کامیاب ہوگا تو اللہ کی خوشنودی اللہ کی رضا اور ملاقات اسکی ہوگی۔ جو بھی انسان محنت و مشقت کریگا خواہ وہ دنیا کی طلب کے لیے ہو یا دین کی آخرت کی طلب کی محنت مشقت ہو اس کا فائدہ ضرور اسکو ملنے والا ہے۔ اللہ کسی کی محنت رائیگاں نہیں کرنیوالا ہے۔ انسان کے اختیار میں ہے کہ اسکی کوشش جدوجہد جیسی وہ کرے نیک صالح زندگی خدا کی فرمانبردار زندگی یا شیطانی حرکات والی زندگی فسق و فجور والی زندگی دونوں کا اختیار انسان کو حاصل ہے اس کے نتائج سامنے ہے انسان صدقات خیرات ادا کر کے اپنے مدارج بڑھاتا رہتا ہے گناہ اس سے کم ہوتے ہیں صالح زندگی سے بہتر کوئی زندگی نہیں صدقہ خیرات سے بہتر عمل کوئی نہیں ہے۔ لوگو! خدا کی بندگی عبادت ذکر الٰہی نماز زکوٰۃ کے بعد افضل عمل ماں باپ کی خدمت ہے ان سے بہتر سلوک اطاعت فرماں برداری خدمت اور احسان ہے پہلے ماں باپ کو کھلاؤ اس کے بعد بیوی بچوں کو کھلاؤ۔ اگر اس کے بعد بچ رہے تو خود کھاؤ کچھ

نہ بچے تو بھوکے رہو اللہ تمہیں دیکھتا رہتا ہے۔ اللہ مومنوں کو آزماتا رہتا ہے کبھی راحت آرام دولت دیکر آزماتا ہے کبھی تکلیف دے کر آزماتا رہتا ہے مصیبت میں صبر نعمتوں میں شکر کرنے کی تعلیم دیتا ہے اللہ مومنوں کا والی مددگار ہوتا ہے۔ قرآن کھلی دلیلیں لے کر آیا ہے قرآن خود ایک کھلا معجزہ ہے رسول اللہ کا کام فقط پہنچا دینا ہے دنیا کھیل تماشہ ہرگز نہیں ہے آخرت اصل ٹھکانہ ہے۔ صبر اور توکل سے ہر وقت کام لیا کرو کامیاب رہوگے۔